مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں حضور کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں ٭

مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ناظر اعلیٰ جو مسلم لیگ کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے دہلی گئے تھے۔ ۵ مارچ واپس تشریف لے آئے ٭

مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل جماعت احمدیہ کے ایک تبلیغی جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے لدھیانہ بھیجے گئے ٭

۲ جون ۱۹۲۹ء کے جلسوں کو کامیاب بنائیں!

”الفضل“ کے گذشتہ پرچہ میں سیکرٹری صاحب ترقی اسلام کا ایک اعلان درج ہو چکا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ عاشقان رسول عربی اور فدائیان سرور کائنات حضور پر نور کے پاک نام کو اکناف عالم میں بلند و بالا کرنے کے لئے ان جلسوں کی کامیابی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ جو اس غرض سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ارشاد عالیہ کے ماتحت

۲ جون ۱۹۲۹ء

کو منعقد ہونے والے ہیں۔ لیکن تاحال اس کوشش اور سعی میں بہت کچھ اضافہ کی ضرورت ہے۔ صیغہ ترقی اسلام نے مختلف صوبجاتی و مرکزی اضلاع کی انجمنوں سے جس قدر جلسے منعقد کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ابھی تک وہ تعداد پوری نہیں ہو سکی۔ اس لئے دوستوں کو جلد از جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ وقت بہت کم اور کام بہت بڑا اور عظیم الشان ہے۔ صیغہ ترقی اسلام نے امسال ۲۹۷۰ مختلف مقامات ہند پر جلسوں کے انعقاد کا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے ہر انجمن کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نہایت ہی مبارک کام میں پوری پوری ہمت اور توجہ سے کام لے۔ اور جلسوں کے مقامات کی تعیین کر کے نیز وہاں جو اصحاب لیکچر کے لئے آمادہ ہو سکیں۔ ان کے اسماء اور پتوں سے دفتر ترقی اسلام کو جلد از جلد اطلاع دے ٭

گذشتہ سال کی طرح خواتین بھی زنانہ جلسے منعقد کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچروں کا انتظام کریں ٭

اس بارہ میں جملہ خط و کتابت بنام سیکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان سے کی جائے ٭

قادیان روپیہ بھیجنے والے ضرور توجہ فرمائیں

ناظر صاحب اعلیٰ اور محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کئی بار اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ ہر قسم کا روپیہ محاسب صاحب کے نام آیا کرے لیکن اب تک ایسا ہوتا ہے۔ کہ منی آرڈر بیجے ناظر بیت المال کے نام آتے ہیں۔ احباب کو واضح رہے۔ کہ ایسی سب رقمیں محاسب صاحب ہی وصول کرتے ہیں۔ خواہ وہ ناظر بیت المال کے نام ہی بھیجی گئی ہوں۔ اس لئے احباب آئندہ احتیاط کریں۔ کہ کوئی رقم بھیجتے وقت ناظر بیت المال کے نام نہ بھیجا کریں۔ اور کوئی چیک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر ناظر بیت المال کے نام نہ لکھا کریں۔ بلکہ محاسب صاحب کے نام لکھا کریں اور اسی طرح رسیدات کا مطالبہ بھی اور صحیح اندراج و ادخال خزانہ بیت المال کا مطالبہ بھی براہ راست محاسب صاحب سے ہی کیا جائے۔ کیونکہ دوسرے دفتروں سے ایسا مطالبہ بالآخر دفتر محاسب سے ہی حل ہوتا ہے۔ پس براہ راست دفتر محاسب سے دریافت کرنا چاہئے۔ جہاں سے اس کا جواب صحیح اور جلد مل سکتا ہے۔ دفتر مقبرہ بہشتی اور بیت المال کے مطالبات کل کے کل دفتر محاسب کے اندراجات پر مبنی اور منحصر ہوتے ہیں۔ پس احباب روپیہ بھیجنے کے لئے اس دفتر کو اصل دفتر خیال فرمائیں۔ نہ کہ کسی اور کو۔

احباب خوب یاد رکھیں۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ۔ چیک ڈرافٹ پوسٹل آرڈر وغیرہ کسی طرح سے بھیجیں۔ دفتر محاسب میں بھیجیں۔ اور اسی دفتر سے خط و کتابت کریں۔ اگر ناظر بیت المال کو کچھ لکھنا ہو۔ تو علیحدہ لکھیں۔ یا بیمہ میں بھیجیں۔ تو علیحدہ کاغذ پر لکھیں۔ ورنہ وہ ناظر بیت المال کو نہیں ملیگا۔

عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ جماعتوں کو معلوم ہے۔ کہ وہ اس وقت اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ بھیجا کرتی ہیں۔ مگر محکمہ تعلیم و تربیت کی سالانہ رپورٹیں ابھی تک آنی شروع نہیں ہوئیں۔ اس اعلان کے ذریعہ میں جماعتوں کو فوری توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی رپورٹیں تیار کر کے جلد سے جلد مارچ کے پہلے ہفتہ میں میرے پاس بھیجدیں۔ نیز ہم نے اس سال ایک فارم احمدیہ گزٹ میں جو ۱۱ مارچ کو شائع ہوگا شائع کیا ہے۔ احمدیہ گزٹ کے پہنچنے کے ساتھ ہی اس فارم کو پُر کر کے میرے دفتر میں بھیجدیں۔ اس میں کسی قسم کا تساہل نہ برتا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ آپ کی جماعت کا نام ان جماعتوں کی فہرست میں درج ہو جنہوں نے کوئی کام سال رواں میں نہیں کیا۔

عبدالرحیم نیر ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اخبار احمدیہ

دھرم کوٹ رندھاوا میں تقریریں

۲۳۔ فروری میں درمیانی شب

محمد عمر صاحب دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور گئے۔ ۲۳۔۲۴ فروری کی درمیانی شب وہاں پر جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دھرم پال (غازی محمود) صدر تھے خاکسار نے بھی تقریر کی۔ ۲۴ تاریخ مناظرہ کے لئے مقرر تھی۔ صبح سے ہی جلسہ گاہ پُر ہو گئی۔ اور تقریروں کے علاوہ مہاشہ محمد عمر صاحب نے بھی ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر اچھی تقریر کی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آگئے تھے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ مباحثہ یا مولوی اللہ دتا صاحب کریں۔ یا غازی محمود۔ میں مباحثہ نہ کرونگا۔ غازی موصوف مباحثہ کرنے سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ ایک بجے تک جو کہ مناظرہ کا وقت تھا۔ یہ فیصلہ نہ کیا گیا۔ کہ کون مناظر ہوگا۔ وہ مناظرہ کرنے سے ڈرتے تھے۔ اور ہم مناظرہ کرنے پر زور دیتے تھے۔ کیونکہ شرائط وغیرہ کا مکمل تصفیہ ہو چکا تھا۔ جب وقت آیا۔ تو دھرم پال صاحب نے آریوں سے کہا۔ کہ تم ہماری جگہ میں آجاؤ۔ ہم تمہارے ذمہ دار ہونگے۔ یا ہم تمہاری جگہ پر آتے ہیں۔ تو تم ہمارے بھی ذمہ دار ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ شرائط کے خلاف ہے۔ شرائط میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ ہر فریق اپنے اپنے گروہ کا ذمہ دار ہوگا۔ خیر نہ وہ گئے۔ اور نہ وہ آئے۔ ہزار ہا کا مجمع تھا۔ لوگ دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ سب بے قرار تھے۔ کہ ضرور مناظرہ کیا جائے۔ آخر میں نے علیحدہ طور پر منتری آریہ سماج کو لکھا۔ کہ ہم سے انہیں شرائط پر مباحثہ کر لو۔ انہوں نے اسے منظور نہ کیا۔ اور غیر احمدیوں کو مناظرہ کے لئے للکارتے رہے۔

سوا تین بجے کے قریب مجھے قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے پر تقریر کے لئے کہا گیا۔ میں نے مباحثہ نہ ہونے کی وجہ اور جماعت احمدیہ کی آمادگی کا صاف طور پر ذکر کر دیا۔ جس سے لوگوں پر کھل گیا کہ احمدی تو تیار ہیں۔ مگر یہ لوگ تیار نہیں۔ خیر مباحثہ نہ ہوا لیکچر ہوئے

۲۵ فروری کو رادی برج پر ایک بڑے مجمع میں جناب مولوی بقا پوری صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مہاشہ صاحب نے دس بارہ منٹ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "عالمگیر مذہب" کے عنوان پر مفصل تقریر کی۔ اور چونکہ آریہ بھی کافی تعداد میں شامل تھے۔ بلکہ منتری آریہ سماج دھرم کوٹ اور پنڈت ... وغیرہ بھی حاضر تھے۔ اس لئے آریوں کے اعتراضات کا بھی جواب دیا گیا۔ الحمد للہ کہ فضل سے ... کا خاص اثر ہوا۔ اور ایک سکھ ڈاکٹر نے درخواست کی۔ کہ آپ ماہ مارچ میں کسی دن یہاں آکر ایک لیکچر جنت و دوزخ کی کیفیت پر دیں۔ جسے خاکسار نے منظور کر لیا۔ خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء کے نمائندوں کیلئے اعلان

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے ہر ایک جماعت کے نمائندے لازمی طور پر آنے چاہئیں۔ نمائندگان کا انتخاب ان اصول اور طریقوں پر کیا جائے۔ جو قبل ازیں زیر عنوان "حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ہدایات" الفضل میں شائع ہو چکی ہیں نمائندگان کے نہ آنے سے مشوروں کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور مجلس مشاورت کی غرض فوت ہو جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے باہر کی جماعتیں یعنی جماعت ہائے بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ آسام۔ یو پی۔ ممالک متوسط۔ اضلاع متحدہ۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن۔ میسور۔ مدراس۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد خاص طور پر توجہ کریں۔ والسلام

یوسف علی

سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان

اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ جماعتوں نے اپنی کارگذاری کی رپورٹیں ہنوز نہیں بھیجی ہیں۔ اب تک یعنی شروع مارچ تک میرے پاس بہت ہی کم رپورٹیں پہونچی ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان وامراء صاحبان بہت جلد توجہ فرما کر رپورٹیں بھیجینگے۔ تاکہ شائع ہو سکیں اور دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی جماعتیں کس طرح کام کرتی ہیں۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ قادیان

شکریہ

میرے والد ماجد منشی عبدالقادر صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے احمدی احباب نے تعزیت کے خطوط اور پیغامات ارسال فرمائے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے ایسے تمام کرمفرماؤں کا بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار محمد اشرف خاں (فنانشل کمشنر) حال دہلی

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کو آنکھ کا اپریشن کرائے ہوئے قریباً ایک سال ہونے لگا ہے۔ لیکن ابھی تک درد سے آرام نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کے لئے للہ دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک عبدالعزیز مولوی فاضل از نیروبی

ایسٹ افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

وید اور قرآن کریم

ایک ہندو رسالہ "کرانتی" (انقلاب) بابت ماہ فروری ۱۹۲۹ء مدعی ہے:-

"المختصر مقدس سورہ فاتحہ درحقیقت ویدک گرنتھوں کے ہی چند منتخب مضامین کا عربی زبان میں ترجمہ ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیم کو ہندو دھرم کے برخلاف سمجھنا یا وید کو قرآن کا مخالف قرار دینا دراصل خاص قسم کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے"!

یہ تو صحیح ہے۔ کہ بعض صداقتیں قرآن کریم کی ایسی ہیں۔ جو وید اور دوسرے آسمانی صحائف میں موجود ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم سابقہ کتب آسمانی سے ماخوذ ہے۔ بلکہ ایسا ہونا بھی بذات خود قرآن کریم کی صداقت کا ایک زبردست نشان اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے خود بتا دیا ہے۔

ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ یعنی جو صداقتیں مختلف صحف اولےٰ میں تھیں۔ ان سب کو قرآن میں جمع کر دیا گیا ہے پس اگر کوئی مخالف بہت تحقیق و تدقیق اور عرق ریزی سے کام لے کر قرآن میں بیان کردہ کوئی ایسی صداقت تلاش کرتا ہے جو پہلے صحائف میں بھی موجود ہے۔ تو وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ صداقت قرآن کریم پر خود ایک دلیل مہیا کر دیتا ہے۔

ذرا خیال تو کرو۔ ایک ایسے ملک میں بستے ہوئے جو دنیا میں اجہل ترین ہو۔ حتےٰ کہ جہاں تعلیم کو ایک ذلیل پیشہ قرار دیا جائے ایک ایسے انسان کا جو مروجہ نوشت و خواند سے کلیتہً ناواقف ہو۔ پھر ایسے زمانہ میں جب رسل و رسائل کے ذرائع نہایت ہی محدود ہوں۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا نہایت ہی دقت طلب اور تکلیف دہ ہو۔ ایسی باتیں بیان کرنا جو دور دراز کے مختلف ممالک میں نازل شدہ صحائف آسمانی میں پائی جاتی ہوں۔ اور جنہیں خود ان کے متبعین بھی فراموش کر چکے ہوں۔ اور پھر اس صورت میں بیان کرنا کہ نہ اس کا کوئی ساتھی ہے۔ نہ مددگار۔ نہ دوست نہ یار۔ بلکہ اس کے اپنے اعزہ بھی اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ ایسے کسی انسان سے تعاون اور استعانت تو خیر بڑی بات ہے۔ معمولی ہمدردی کی بھی توقع نہیں تھی۔ کیا اس بات کا زبردست ثبوت نہیں کہ اس کا تعلق عالم الغیب ہستی سے ہے۔ جو اپنے علم غیب سے حصہ عطا کر کے اسے ان امور پر مطلع کرتی ہے جن پر خود بخود اطلاع پانا ہر انسان کے لئے ناممکن اور قطعی محال ہے۔

پس دیانتدار اور حقیقت بین مخالفین کا فرض ہے۔ وہ اگر کسی صحیفہ آسمانی میں کوئی ایسی صداقت پائیں۔ جو قرآن مجید میں موجود ہے تو بجائے قرآن کریم کے متعلق یہ کہنے کے کہ اس نے یہ بات فلاں جگہ سے اخذ کر کے بیان کر دی ہے۔ نزول قرآن کے زمانہ کی مشکلات کا اندازہ کرتے ہوئے اور پھر ان علوم سے جو ان کتب کے مطالعہ کے لئے ضروری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم واقفیت ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے صداقت قرآن کریم اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا ایک ناقابل تردید ثبوت تصور کیا کریں۔

حیرانی کی بات ہے۔ وید ہندوؤں کی مذہبی کتب ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونا ان کی نجات کا موجب اور ان کی فلاح کا ذریعہ ہے اسی سے وہ تمام دینی و دنیاوی مشکلات میں صحیح راہ عمل معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن ویدوں سے ان کی اپنی واقفیت کا تو یہ حال ہو۔ کہ

"رشی دیانند کا احسان ۲۳ کروڑ ہندوؤں پر ہے۔ سوامی دیانند کی ہی بدولت جرمنی سے وید واپس منگائے گئے تھے"!

(دیپک ۲۹- اکتوبر ۱۹۲۷ء)

اور وہ الزام لگائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو عرب کے باشندے اور وہیں بود و باش رکھتے تھے۔ کہ آپ نے (نعوذ باللہ) ویدوں سے چوری کر کے قرآن مرتب کر لیا۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے جس ملک میں وید نازل ہوئے۔ وہاں ان کا وجود باقی نہ ہو۔ جو لوگ انہیں اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہوں۔ اور اس کی زبان میں مہارت تامہ رکھتے ہوں۔ انھوں نے تو کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو۔ لیکن ایک ایسا شخص جو ویدوں کی زبان چھوڑ کسی بھی غیر ملکی زبان سے ناواقف ہو اور ان وسیع ذرائع سے بالکل محروم ہو۔ جو اس کے زمانہ میں ایسی نایاب کتاب کے حصول کے لئے لازمی اور لابدی تھے۔ ان سے مضامین اخذ کر کے ایک نئی کتاب مرتب کرلے۔

اگر یہ ایسا ہی آسان کام ہے۔ تو آج بھی وید دنیا میں موجود ہیں جن سے بقول انکے قرآن کریم مرتب کیا گیا۔ اور خود قرآن کریم بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی نئی تحقیقاتوں سے واقفیت عامہ بہت ترقی کر گئی ہے۔ اور تالیف و تصنیف کے کاموں میں بہت سہولتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ وہ آئیں۔ اور اپنی تمام قوت کو مجتمع کر کے قرآن کریم جیسی صفات کی کتاب نہیں صرف ایک سورت ہی بنا دیں۔ اگر جیسا کہ امر واقعہ ہے۔ وہ اس کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ تو پھر قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے میں ان کا شک کرنا دیانتداری کے خلاف ہے۔

ہندوستان سے غیر ملکی مسلمانوں کی امداد

ہندوستان کے بعض مسلم رہنماؤں نے ایسا رویہ اختیار کر رکھا ہے جس سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ وہ قوم کی بہبودی یا اس کے آرام و آسائش کا کوئی خیال نہ کرتے ہوئے ہمیشہ اسے ایسے راستہ پر لگانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ جو ان کی اپنی ذات کے لئے مفید اور ان کی زندگی خوشحالی اور فارغ البالی سے بسر ہونے میں مدد دے سکے۔

کون شخص اس سے ناواقف ہے۔ کہ مسلمانان ہند اپنی غربت و افلاس اور ناداری کی مثال نہیں رکھتے۔ پھر ہزارہا ایسی مفید اور ان کی زندگی کے قیام کے لئے نہائت ضروری تحریکات ہیں۔ جو محض کمی سرمایہ کی وجہ سے رُکی پڑی ہیں۔ ان کی تعلیمی۔ اقتصادی اخلاقی اور معاشرتی اصلاح کے لئے سخت جدوجہد اور منظم کوشش کی ضرورت ہے۔ لیکن ان کے راہنما کبھی اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور ان ہزارہا مصائب سے نجات دلانے کے لئے جن میں وہ مبتلا ہیں۔ کوئی عملی کارروائی نہیں کرتے۔ لیکن اگر کسی غیر ملک کے مسلمان اندرونی فساد کے باعث کسی قسم کی تشویش کا شکار ہوں۔ تو جھٹ ان کی مالی امداد کے لئے اپیلیں شائع کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والے اور فاقہ کش مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی جو وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ان کے حوالے کرتے ہیں۔ نہایت بے دردی سے ضائع کر کے رکھدیتے ہیں۔

ترک جنگ میں شامل ہوئے۔ تو ہندوستان کے سفاک اور بے درد خلافتیوں نے خلافت کے نام پر لاکھوں روپیہ قلاش مسلمانوں کی جیبوں سے نکال لیا۔ اس جمع شدہ رقم کا کیا حشر ہوا یہ ایک ایسی داستان ہے۔ جس سے کوئی بچہ بھی ناواقف نہیں ہو سکتا۔ اور اس روپیہ سے ترکوں کو کہاں تک مدد ملی۔ یہ کوئی راز درون پردہ نہیں پھر اسی پر بس نہیں۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے خوف کو دل سے بالکل نکال کر ابھی تک خلافت کے مدفن کو جو مدت ہوئی۔ پیوند خاک ہو چکا ہے۔ بیچ بیچ کر اپنی شکم پُری کے سامان فراہم کر رہے ہیں۔

اسی طرح افغانستان کے موجودہ انقلاب کو بھی یہ لوگ جیب زر کا ذریعہ بنانے کے لئے نہائت پُر زور پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے۔ کہ غریب ہندوستانی مسلمان کن مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ کئی سال سے زمینداروں کی جنکا اکثر حصہ مسلمان ہے فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اس وقت سخت قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا اثر سب سے زیادہ مسلمانوں پر ہی پڑ سکتا ہے لیکن یہ لوگ امان اللہ خان کو ایک کروڑ روپیہ بھیجنے کے منصوبے گانٹھ رہے ہیں۔

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے امان اللہ خان کی مدد کرنا سیاسی طور پر مفید ہوگا یا مضر۔ لیکن اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ ہندوستان کے نادار مسلمانوں کی حالت ان دنوں نہائت ہی قابل رحم ہے۔ اور ان کی جیبوں سے اگر اس قدر خطیر رقم بٹور لی گئی۔ تو پھر ان کے اٹھنے کی کوئی امید باقی نہیں رہیگی نیز اگر اس امر کا یقین ہو سکے۔ کہ اس رقم سے امان اللہ خان کو کوئی

فائدہ پہونچ سکے گا۔ تو بھی ایک بات ہے۔ لیکن گذشتہ واقعات و حالات کے پیش نظر یہ باور کرنا بالکل محال ہے۔ اور اس رقم کا مصرف صاف طور پر نظر آرہا ہے۔ اس لئے ہم با ادب گذارش کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے غریب مسلمانوں کی سادگی ۔ ہمدردی اسلام اور ملت پرستی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر انہیں تباہی کے عمیق گڑھے میں نہ گرایا جائے۔ اور یہ فراہمی سرمایہ کا مشغلہ ترک کر دیا جائے۔ ہمارا یہ خیال کس قدر صحیح ۔ وزن دار ۔ اور معقول ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ جرنیل نادر خاں صاحب جو اس وقت افغانستان کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ واقفیت اور معلومات رکھتے ہیں۔ اور افغانستان کے متعلق جن کی رائے نہایت صحیح اور صائب سمجھی جاتی ہے۔ اور جو ملت افغانیہ کے اس وقت سب سے زیادہ ہمدرد تصور کئے جاتے ہیں۔ ہمارے اس خیال کی تائید میں ہیں۔ چنانچہ پشاور جاتے ہوئے جب آپ لاہور سے گذرے تو ایک اخبار کے نامہ نگار نے آپ سے اس فراہمی سرمایہ کے متعلق رائے دریافت کی جس کا جواب آپ نے یہ دیا۔

"ہندوستان سے میں روپیہ کی امداد پسند نہیں کرتا کیونکہ اس سے غلط فہمیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اہل ہندوستان صرف دعائے خیر ہی کریں!" (ملاپ ۲۶- فروری)

کیا ہندوستان کے غوغائی لیڈر جرنیل صاحب کی اس رائے کو قبول کریں گے؟

ہندو دھرم کی قوت قدسیہ

یہ ایک عالم آشکارا حقیقت ہے۔ کہ ہندو دھرم میں داخل ہو کر اچھوت۔ اور نیچ اقوام کے لوگ تو درکنار ۔ ایک معزز قوم سے تعلق رکھنے والا انسان بھی مساوات اور انسانی حقوق حاصل نہیں کر سکتا اور ہندو اسے اپنے جیسا پوتر اور معزز انسان سمجھنے پر کبھی آمادہ نہیں ہو سکتے۔

مس مارکو بصرف زر کثیر شدھ کر کے گویا ہندو سوسائٹی کا ایک ممبر بنا لیا گیا۔ اور پھر ممبر بھی ایسا کہ ایک معزز اور اعلیٰ ذات سے تعلق رکھنے والے کٹر سناتن دھرمی کو اس سے شادی کر لینا بھی جائز ہو گیا۔ اور اس واقعہ کو بظاہر ویدک دھرم کی رواداری پر محمول کیا گیا۔ اور اس شادی کو اس بات کا ثبوت قرار دیا گیا۔ کہ ایک غیر ہندو کے شدھ ہو جانے کے بعد ہندو اس سے یکساں سلوک کرتے اور اسے اپنی قوم کا جزو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

لیکن حقیقت کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ ہندو مس مارکو کو کیا درجہ دیتے ہیں۔ اور اسے ہندو سوسائٹی میں کیا عزت حاصل ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ فرانس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ "مس مارکو ہندوستان آرہی ہیں۔ ان کے ہاں جو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ شدھی کی غرض سے اسے بھی اس قسم کا استنان دیا جائے گا۔ جیسا کہ اس کی والدہ کو جب کہ اس نے مہاراجہ اندور سے شادی کی تھی ۔ کرایا گیا تھا!"

(ریاست ۲- مارچ)

کیا عجیب معمہ ہے۔ مس مارکو شدھ ہو کر خالص ہندو دیوی بن گئی ایک ہندو نے اس سے شادی کر لی۔ لیکن پھر بھی اس کے ہاں جو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اسے اسی طرح پوتر شدھ کرنے کی ضرورت باقی ہے جس طرح ایک غیر ہندو کو کیا جاتا ہے۔ کیا ویدک دھرم میں مساوات کا ڈھول پیٹنے والے ہمیں بتائیں گے۔ کہ اگر شدھ ہو کر ایک غیر ہندو تمام ہندوانہ حقوق حاصل کر سکتا ہے۔ تو مس مارکو کی لڑکی کو شدھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا کسی پیدائشی ہندو لڑکی کے بطن سے پیدا شدہ بچہ کو اسی طرح شدھ کیا گیا جس طرح ایک غیر ہندو کو ہندو بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اس کے صاف یہ معنی نہ ہوئے۔ کہ کوئی معزز سے معزز غیر ہندو بھی ہندو ہو کر تمام انسانی حقوق حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نیز یہ کہ ویدک دھرم کی قوت قدسیہ اس قدر کمزور اور ناقص ہے۔ کہ اس میں شامل ہو کر بھی انسان پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا۔

یہ شرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کلمہ توحید پڑھتے ہی ہمیشہ کے لئے مسلم قوم کا جزو قرار پا جاتا ہے۔ اور تمام ان حقوق کا مستحق ہو جاتا ہے جو ایک پیدائشی مسلمان کو حاصل ہیں۔

مسلمان آنکھیں کھولیں

آریہ گزٹ ۲۳- فروری لکھتا ہے:-

"گذشتہ مہینے جو شدھیوں کی تعداد ہمارے دفتر میں پہونچی ہے اس کا مختصر سا حال ہم یہاں لکھ دیتے ہیں!"

اس کے بعد ہندوستان کے مختلف حصص میں ویدک دھرم میں داخل ہونے والوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ جن کی کل تعداد ۱۲۹۷ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایک ماہ کے عرصہ میں قریباً تیرہ سو آدمی ہندو قوم میں شامل ہو گئے۔

ہندوستان میں ہندوؤں کی آبادی دیگر تمام اقوام کی مجموعی تعداد سے بھی کئی گنا زیادہ ہے۔ لیکن باایں ہمہ وہ نہایت سرگرمی اور مستعدی سے اپنی تعداد بڑھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور اس کوشش میں انہیں کامیابی بھی امید سے بڑھ کر ہو رہی ہے۔ اور اگر شدھی کی رفتار اسی سرعت کے ساتھ ترقی کرتی گئی۔ تو تھوڑے عرصہ میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ ہو جائیگا۔ لیکن افسوس کہ تمام حالات کا علم رکھنے کے باوجود مسلمان زمانہ کی اس اہم ضرورت سے غافل ہیں۔ اور اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔

انہیں خدا تعالیٰ نے ایسا مطابق فطرت وعقل دین عطا فرمایا ہے۔ کہ اگر ذرا سی ہمت و کوشش سے کام لیں۔ تو بہت بڑی کامیابی ہو سکتی ہے۔

انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اگر انہوں نے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف پوری طرح توجہ نہ کی۔ تو دنیاوی طور پر اس کا خمیازہ بھگتنے کے علاوہ انہیں خدا تعالیٰ کے حضور بھی اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔ اور یقیناً ان سے سخت باز پرس ہوگی۔

یک بام و دو ہوا

امریکن اخبارات راوی ہیں۔ کہ وہاں قریباً ۲½ کروڑ طالب علم ایسے ہیں۔ جنھوں نے مذہبی تعلیم کو محض فضول قرار دے کر اسے باقاعدہ طور پر حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے مذہبی حلقوں میں ایک ہیجان عظیم پیدا ہو گیا ہے۔ آریہ گزٹ ۲۳- فروری اس پر حسب ذیل رائے کا اظہار کرتا ہے:-

"مغرب کا دماغ اتنا روشن ہو چکا ہے کہ پہلی صدیوں میں لکھی گئی بائبل اور اس کے معجزے اب ان کو اپیل نہیں کرتے وہ ان معجزوں پر اعتبار کرنا بے ہودہ سمجھتے ہیں۔ اور بائبل کے پڑھنے میں جو وقت لگ جاتا ہے۔ اس کو ضائع کرنا سمجھتے ہیں!"

اس میں کیا شک ہے۔ کہ موجودہ روشنی اور علم کے زمانہ میں صدیوں پہلے لکھی گئی بائبل قابل قبول نہیں ہو سکتی لیکن اس اصل کو تسلیم کرنے کے باوجود آریہ گزٹ مدعی ہے۔ کہ

"دنیا کو اس مذہب کی ضرورت ہے۔ جو ان کو حقیقی اور پرامن زندگی کا سبق سکھانے کے علاوہ ان کے دماغ کیواسطے وہ غذا مہیا کرے۔ جو ان کا دماغ قبول کرے۔ آج دنیا کو اپنشدوں اور ویدوں کی ضرورت ہے!"

ناظرین آریہ گزٹ کی انصاف پسندی ملاحظہ کریں۔ آپ بائبل کے متعلق تو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مغرب کا دماغ اتنا روشن ہو چکا ہے کہ وہ صدیوں پہلے کی لکھی ہوئی ہونے کے باعث اسے قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن ساتھ ہی نہایت سادگی کے ساتھ فرماتے ہیں۔ کہ "آج دنیا کو اپنشدوں اور ویدوں کی ضرورت ہے۔" جو نہ معلوم بائبل سے بھی کتنی صدیاں پہلے کے لکھے ہوئے ہیں۔ اگر صرف چند صدیاں پیشتر کی بائبل مغرب کے روشن دماغ قبول نہیں کرتے ۔ تو وید اور اپنشد کیوں اسی اصل کے ماتحت آج ناقابل قبول نہیں ٹھہرتے۔

بہر حال اگر دنیا کے لئے ویدوں کی ضرورت کو آریہ دوست تسلیم کرتے ہیں۔ تو انہیں چاہئے۔ جلد از جلد ان کے تراجم دنیا کی زندہ اور مروجہ زبانوں میں شائع کریں۔ تا دنیا معلوم کر سکے۔ کہ ان میں کہاں تک اس کے "دماغ کے واسطے غذا مہیا کی گئی ہے!"

ساہوکاروں کا راج

حال ہی میں "انجمن اقتصادیات بنگال" کے زیر اہتمام ایک اقتصادی کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں سر ڈانیال ہیملٹن نے ایک مضمون پڑھا اور بیان کیا۔

"ہندوستان" کے دیہات مختلف قسم کے چوہوں کا گھر اور گہوارہ ہیں بعض چوہے ایسے ہیں جن کے دانت نقرئی و جبڑے طلائی ہیں۔ ان کی فربہی مزدوروں کا خون چوسنے سے ہے۔ یہ چوہے دیہاتی زندگی کی بنیادیں متزلزل کر رہے ہیں .... دیہات کی حالت یہ ہے کہ وہاں سرکار کا نہیں۔ بلکہ ساہوکار کا راج ہے!" (وطن)

ان الفاظ میں دیہاتیوں کی بے چارگی اور ساہوکاروں کی خون آشامی کا نقشہ جن الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی بصیرت افروز ہیں۔ کیا حکومت اور وطنی مجالس ان کی اصلاح کیطرف توجہ کریں گی؟

اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمادیا ہوتا۔ کہ علمائھم شرٌ من تحت ادیم السماء۔ تو آج کل کے علماء کی حالت دیکھ کر اس بات کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا۔ کہ ان کی عقل پر کیوں اتنے بھاری پتھر پڑ گئے۔

آریہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ ایک ایک دن میں سینکڑوں اور ہزاروں مسلمان کہلانے والوں کو مرتد بنالیں۔ اچھے سے اچھے اور معزز سے معزز خاندانوں کی بہو بیٹیوں کو ورغلا کر شدھی کے پھندے میں پھنسا لیں۔ چھوٹے اور نابالغ لڑکوں کو طرح طرح کے فریب دے کر اپنے قبضہ میں کرلیں۔ تو "علماء" کو کچھ احساس نہ ہو۔ سید ولد آدم فخر اولین و آخرین کی شان پاک میں ناپاک سے ناپاک الفاظ استعمال کریں۔ خدائے یگانہ کی کامل کتاب قرآن مجید کے متعلق بیہودہ سے بیہودہ بکواس کریں۔ تو انھیں کوئی پرواہ نہ ہو۔ عیسائی توحید کی بجائے تثلیث کا پرستار بنائیں کفارہ کا سا بعید از عقل عقیدہ سکھائیں۔ تو ان کی رگ حمیت نہ پھڑکے لیکن اگر یہ سن پائیں۔ کہ خدائے یگانہ کے مخلص بندے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی شیدائی۔ اسلام کے اصلی فدائی غافلوں بے علموں اور بے دینوں کو دیندار بنانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ تو ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

یہ نادان اتنا نہیں سوچتے۔ احمدی اگر نام کے مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم سے واقف کرتے۔ صداقت اسلام کے دلائل سکھاتے۔ اور سچے مذہب کی خوبیاں ذہن نشین کرتے ہیں۔ تو اس میں ان کا کیا بگڑتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ نقصان یہی ہے نہ۔ کہ علماء جو خلاف شرع اور ناجائز ٹیکس "نقدی" "غلہ" "کچی پکی رسد" وغیرہ وصول کرتے ہیں۔ وہ بند ہو جائیں گے۔ لیکن کیا اپنے پیٹ کی خاطر دوسروں کی دنیا اور آخرت تباہ کرنا انسانیت ہے۔ علماء کیوں یہ یقین نہیں رکھتے۔ کہ جس خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ وہی ان کے کھانے پینے کا ذمہ دار ہے۔ وہ کیوں فانی بندوں کا سہارا چھوڑ کر ازلی ابدی خدا کو اپنا کارساز نہیں بناتے کیا سینکڑوں ہزاروں انسانوں کی نسبت ایک خدا کی اطاعت آسان نہیں۔ لیکن یہ بات انہیں کون سمجھائے۔ جو شرٌ من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہوں۔ اور جو دوسروں کو جہالت اور نادانی کے گنبد میں رکھ کر اپنا پیٹ پالنا ضروری سمجھتے ہوں۔

اگر اس زمانہ کے علماء خود غرضی اور نفس پرستی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ تو بھی ان کے ذاتی اغراض اور مقاصد کے لحاظ سے ہر موقعہ پر احمدیوں کے لئے رستہ کا روڑا بننا اور عیسائیوں آریوں سے دور دور بھاگنا قطعاً خلاف مصلحت ہے۔ ایک مسلمان جو احمدی ہو کر اپنا مال خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے صحیح طریق پر خرچ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ علماء کی خاطر تواضع سے اتنا لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔ جتنا مسلمان کہلانے والا خدانخواستہ عیسائی یا آریہ ہو کر ہو جاتا ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے۔ علماء آریوں اور عیسائیوں کو تو اپنے عمل سے بخوشی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو "بپتسمہ" دے کر یا "شدھ" کر کے اسلام کے دشمن بنالیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ احمدی ایسے لوگوں کو سچے اور پکے مسلمان بنائیں۔

ہم یونہی نہیں کہہ رہے۔ دیوبندی علماء نے اس وقت جبکہ علاقہ ملکانہ میں ارتداد کی آگ بڑے زور شور سے بھڑک رہی تھی۔ روزانہ ہزاروں مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو "مال پوڑے کھلا کر اور جینو پہنا کر" "شدھ" کیا جارہا تھا۔ کھلے بندوں سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں اکثر مسلمانوں کے روکنے اور ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے باوجود برملا کہا تھا۔ اور پھر کئی جگہ دہرایا تھا کہ ملکانوں کا آریہ ہو جانا ہزار درجے اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ احمدی ہو جائیں۔ یہ کہہ کر دیوبندیوں نے میدان ارتداد میں بجائے آریوں کے احمدیوں کے خلاف زور لگانے میں کسی طرح کمی نہ کی۔ یہ الگ بات ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر رنگ میں انہیں ناکام و نامراد رکھا۔ اور "زمیندار" کے سے اخبار کو بھی دیوبندیوں کی مخالفت کو پرشہ جتنی وقعت نہ دیتے ہوئے احمدی مبلغین کی خدمات کا اعتراف کرنا پڑا۔

بہتر ہوتا دیوبندی اس سے عبرت حاصل کرتے اور پھر کبھی احمدیوں کی تبلیغی مساعی میں روک نہ بنتے۔ لیکن جن کی قسمت میں ازل ہی سے بدبختی لکھی ہو۔ وہ کیا کریں۔ اور کدھر جائیں۔

۱۶ فروری کے دیوبندی اخبار الانصار میں بعنوان "مسلمانان دکن۔ سوچیں اور سمجھیں" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس "مصیبت کبریٰ" پر اس طرح واویلا کیا گیا ہے:-

"حیدرآباد میں آج کل ایک انجمن اتحاد المسلمین بنائی جارہی ہے جس میں کل فرقہائے اسلامیہ ملکر اسلام کی خدمت کریں گے۔ ہمیں اس مجلس کے اغراض و مقاصد کی کچھ تفصیل معلوم ہونے کے علاوہ اس کا بھی علم ہوا ہے۔ کہ اس میں حیدرآباد کے باثر و متقدر مرزائی صاحبان زیادہ دلچسپی اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔"

بھلا غور تو کیجئے۔ "اتحاد المسلمین" کے نام سے ایک انجمن بنائی جائے۔ جس کی غرض و غایت یہ رکھی گئی ہو کہ کل فرقہائے اسلامیہ ملکر اسلام کی خدمت کریں گے۔" اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے "حیدرآباد کے باثر و متقدر مرزائی صاحبان زیادہ دلچسپی اور سرگرمی سے کام کر رہے ہوں" جس کی اڑتی ہوئی خبر نہیں۔ بلکہ تفصیل دیوبندی اخبار کے "خیر خواہ اسلام" نامہ نگار کو معلوم ہو جائے۔ پھر دیوبندیوں کے ہاں ماتم نہ بپا ہو۔ تو کیا ہو۔ اتنی بڑی مصیبت۔ اتنا بڑا سانحہ۔ اتنا بڑا حادثہ مملکت دکن میں رونما ہو۔ اور دیوبندی علماء خاموش رہیں ناممکن۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انھوں نے "خطرہ کا الارم" دیتے ہوئے "مسلمانان دکن سوچیں اور سمجھیں" کہہ کر اپنا فرض ادا کر دیا۔

دیوبندی جانتے ہیں۔ حیدرآباد میں دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں احمدیوں کی بہت قلیل تعداد ہے۔ مگر یہ جانتے بوجھتے "الانصار" لکھتا ہے:-

"نتیجہ تھوڑے دنوں بعد اس کا (یعنی احمدیوں کا سارے مسلمانوں کے ساتھ خدمت اسلام کرنے کا) یہ نکلے گا۔ کہ ہر جگہ کے مسلمانوں میں مرزائیت کی تبلیغ ہوگی۔ اور پھر علماء اسلام کو اس فتنہ کا مقابلہ دشوار ہو جائے گا۔"

دیوبندی احمدیوں کی روحانی قوت اور شوکت کا نام خواہ "فتنہ" رکھیں یا قیامت۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ دیوبندی مان رہے ہیں۔ احمدیوں کے پاس ایسا بے پناہ حربہ ہے۔ کہ اگرچہ وہ قلیل التعداد ہیں۔ اور آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تاہم کسی کی مجال نہیں کہ ان کے سامنے ٹھہر سکے۔ اگر یہ نہیں۔ تو احمدیوں کا مقابلہ دشوار کیوں کر ہو جائے گا۔

اخبار آریہ گزٹ (۲۳ فروری) "احمدیوں کی پیشگوئیاں" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"کسی بات کے وقوع ہونے تک تو احمدی پریس خاموش پیشگوئی کا بازار ٹھنڈا۔ لیکن ادہر سے بات وقوع ہوئی نہیں۔ اور ادہر سے احمدیوں نے اس کو پیشگوئی بنایا نہیں ... ... ہم اپنے احمدی دوستوں کو یہ مشورہ دینگے۔ کہ وہ چھ مہینے پہلے پیشگوئی کا اعلان کیا کریں۔"

اس کے جواب میں ہم اپنے آریہ دوست مدیر آریہ گزٹ کو مشورہ دیں گے۔ کہ اعتراض کرنے سے پہلے وہ اس لفظ کے معنے کسی پڑھے لکھے انسان سے دریافت کر لیا کرے۔ جسے وہ بنا اعتراض قرار دینا چاہتا ہو۔ پیشگوئی کہا ہی اسے جاتا ہے۔ جو پہلے بیان کی گئی ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں آج سے سالہا سال پہلے بیان کی گئیں۔ اور حضور کی کتب میں لکھی ہوئی موجود ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے پورا ہونے پر احمدی دنیا کو اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ اگر ہمارا معاصر پیشگوئی کے مفہوم سے واقف ہوتا۔ تو وہ کبھی یہ لکھنے کی جرأت نہ کر سکتا کہ:-

"احمدی چھ مہینے پہلے پیشگوئی کا اعلان کر دیا کریں۔"

رمضان المبارک کے فوائد

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(فرمودہ یکم مارچ ۱۹۲۹ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیت پڑھی :-

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۝

اور فرمایا۔ رمضان کے فوائد اور اس کے اندر جو حکمتیں ہیں۔ وہ اکثر بیان ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہماری جماعت کے لوگ ان سے ناواقف نہیں۔ اس لئے بعض سالوں میں مَیں اس مضمون کو نہیں چھیڑا کرتا اور اس سال تو رمضان کے ابتدائی خطبہ پڑھنے کا مجھے موقعہ ہی نہیں ملا۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ہر سال

بہت سے نئے لوگ

داخل ہوتے ہیں۔ اور اخبارات کے پرانے فائلوں کا پڑھنا اور ان میں درج شدہ مضامین پر آگاہی حاصل کرنا چونکہ ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ہی اس بات کی ضرورت رہتی ہے۔ کہ ایسے امور بیان ہوتے رہیں جو رمضان کی خصوصیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ دو تین دن ہوئے۔ مجھے ایک دوست کا خط ملا۔ اس نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ رمضان کے شروع میں الفضل آنے پر مجھے امید تھی۔ کہ رمضان المبارک کے فوائد پر اس میں خطبہ ہوگا اور ہمارے دفتر میں بہت سے تعلیم یافتہ لوگ اس کے متعلق دریافت کرتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ایسا خطبہ نہیں تھا۔ اس لئے مجبوراً بذریعہ خط یہ سوال پوچھتا ہوں۔

مَیں سمجھتا ہوں یہ خیال کہ چونکہ پہلے کئی دفعہ یہ امور بیان ہو چکے ہیں۔ اس لئے بار بار ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ غلط ہے۔ یوں بھی عام طور پر لوگ بھول جایا کرتے ہیں۔ اور توجہ دلانے کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن جو جماعت

تبلیغ کا کام

کرتی ہے۔ اور جس کی تعداد نہ صرف نوزائیدہ بچوں سے بلکہ نووارد لوگوں سے بھی جو مختلف جماعتوں اور مذاہب سے آتے ہیں۔ بڑھتی رہتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اہم اور ضروری امور بار بار بیان ہوتے رہیں۔ تا اس کے نووارد لوگوں کی واقفیت میں کمی نہ رہ جائے۔

میری طبیعت کے لحاظ سے اس وقت رمضان پر تفصیلی طور پر بیان کرنا مشکل ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ میں عرق النساء کے باعث بیمار ہوں اور اسی وجہ سے باوجود قادیان میں موجود ہونے کے گذشتہ جمعہ میں نہیں آسکا تھا۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ میں بوجہ بیماری روزہ دار نہیں۔ اور روزہ نہ رکھتے ہوئے روزہ کے فوائد اور اس کی حکمتیں بیان کرنا طبیعت پر گراں گذرتا ہے۔ لیکن چونکہ

جماعت کے فوائد

شخصی میلانوں پر مقدم ہوتے ہیں۔ اس لئے باوجود کراہت کے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ کچھ بیان کر دوں۔

اس دوست نے تین سوال کئے تھے۔ جن میں سے پہلا یہ تھا۔ کہ

روزہ کی غرض کیا ہے

اور اس کے کیا فوائد ہیں۔ اس کا جواب مختصر اور چھوٹا تو یہی ہے کہ قرآن کریم نے خود یہ سوال پیدا کیا ہے۔ صاف لفظوں میں نہیں۔ بلکہ صرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی مسلمانوں پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے اور پہلی جماعتوں پر فرض کئے گئے تھے۔ یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور قرآن نے اس سوال کو خود پیدا کیا ہے۔ کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا۔ یا پہلوں میں کسی دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا لحاظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ جو پہلے لوگوں میں موجود تھیں لیکن دراصل وہ غلط ہیں۔ اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں حالانکہ وہ غلط ہیں۔ پس محض اس وجہ سے کہ پہلی قومیں کوئی بات کرتی رہی ہیں۔ یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ بھی وہ کی جائے۔ صحیح نہیں۔ قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ تم پر یہ کوئی

زائد بوجھ

نہیں۔ بلکہ پہلوں پر بھی یہ بوجھ ڈالا گیا تھا۔ پس یہ روزوں کی فضیلت کی کوئی دلیل نہیں۔ فضیلت کی دلیل آگے بیان فرمائی ہے۔ کہ لعلکم تتقون۔ پہلوں کا حوالہ تو صرف اس لئے دیا۔ کہ تا مسلمان اسے کوئی بوجھ محسوس نہ کریں۔ اور یہ نہ کہدیں یہ چٹی ہم پر ڈال دی گئی ہے۔ اور آگے اس امر کا جواب کہ ہمیں روزے کیوں رکھنے چاہئیں۔ یہ ہے لعلکم تتقون تا

تمہیں تقویٰ حاصل ہو

پس اس آئت کے آخری جملہ میں وہ وجہ بیان کی ہے جس سے روزوں کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تا تمہیں اتقا نصیب ہو۔ اتقاء کے کیا معنے ہیں؟ یہ لفظ وقایا سے ہے جس کے معنے حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ یا وہ چیز جس سے انسان دوسرے کے حملہ سے محفوظ رہ سکے۔ اسے وقایا کہا جاتا ہے۔ پس لعلکم تتقون کے یہ معنی ہوئے۔ کہ تا تم ہر شر اور

فضیلت کے فقدان

سے محفوظ رہو۔ ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شر پہونچ جائے۔ اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے۔ جیسے کوئی کسی کو مار بیٹھے تو یہ بھی ایک شر ہے اور دوسرے یہ بھی شر ہے۔ کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہوں اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا۔ بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بچ سکتا ہے۔ لیکن

ماں باپ کی رضامندی

ایک خیر ہے برکت ہے۔ فلاح ہے۔ اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان اس خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک یہ کہ کوئی کسی کے سر پر لٹھ [illegible] لگا ہے وہ اس سے بچ جائے تو وہ شر سے محفوظ رہا۔ اور دوسرے یہ کہ کوئی خیر ہاتھ سے جاتی رہے۔ اور اتقاء ان دونو باتوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور متقی وہ ہے جسے

ہر قسم کی خیر

مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہ سکے۔ اس سے آگے پھر شر کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے محدود ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے۔ تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے۔ کہ وہ گر نہ جائے۔ یا اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ اور بحفاظت منزل مقصود پر پہونچ جائے۔ سواری کے متعلق جب یہ لفظ بولا جائے تو اس سے ایسے ہی شر مراد ہو سکتے ہیں۔ جن کا تعلق سواری سے ہے۔ اسی طرح روزے کے تعلق میں بھی ایسے ہی خیر اور شر مراد ہو سکتے ہیں۔ جن کا تعلق روزے سے ہو۔ اور روزہ ایک دینی مسئلہ ہے۔ یا بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی معمولی تعلق رکھتا ہے۔ پس لعلکم تتقون کے معنے ہوئے تا تم

دینی شروروں سے محفوظ

رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔ یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہونچ جائے۔ بہت سے روزے امراض سے نجات دلانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بڑھاپا جو آتے ہیں اس وجہ سے ہیں۔ کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے بیماری پیدا ہوتی

پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس قدر ترقی کر گئے کہ کہتے ہیں۔ جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت دنیا سے اُٹھ جائیگی۔ اگرچہ یہ خیال غلط ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں۔ کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ شریعت نے بیمار اور مسافر کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ اور تندرست کے لئے ضروری رکھا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں۔ تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے۔ مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک

نئی قوت اور تروتازگی

کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر اس کے بہت سے باطنی فوائد بھی ہیں۔ اور ایک قومی فائدہ یہ ہے کہ قوم میں غریب امیر ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ غربا بیچارے سارا سال تنگی سے گذارہ کرتے ہیں۔ اور انہیں کئی فاقے آتے ہیں مگر وہ ان کے لئے کسی ثواب کا موجب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں۔ اور روزہ کا ثواب میری ذات ہے تو اس میں غربا کو

کیا ہی عجیب نکتہ

بتلایا۔ کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ جیسے بعض نادان کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں خدا نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں جنہیں بہت سا رزق دیا ہے وہ روزے رکھتے اور نمازیں پڑھتے پھریں۔ اور سمجھ لیں کہ خدا نے ان کی ترقی کے بھی سامان بہم پہنچائے ہیں۔ وہ خود ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور ساتھ ہی اپنی حالت کی اصلاح کے لئے کوشش بھی کرتے رہیں۔ تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں۔ اور ان کا

بدلہ خود خدا

بن جائیگا۔ پس اللہ تعالےٰ نے روزوں کو غربا کے لئے تسلی کا موجب بنایا ہے۔ تا وہ مایوس نہ ہوں۔ اور یہ نہ کہیں۔ کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے روزہ میں انہیں یہ گر بتایا ہے۔ کہ اگر اسی فقر و فاقہ کی زندگی کو وہ

خدا تعالےٰ کی رضا

کے مطابق چلائیں۔ تو یہی انہیں خدا تعالےٰ سے ملا سکتی ہے۔ دنیا میں اس قدر لوگ امیر نہیں۔ جتنے غریب ہیں۔ اور تمام دینی سلسلوں کی ابتدا غربا سے ہوئی اور انتہا بھی غربا پر ہی ہوئی۔ تقریباً تمام انبیا بھی غربا سے تعلق رکھتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی غریب تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی غریب تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بھی کوئی امیر نہ تھے آپ کی جائداد کی قیمت قادیان کے ترقی کرنے یا آپ کے الہامات کے باعث بڑھ گئی ورنہ اس کی قیمت خود آپ نے دس ہزار روپیہ لگائی ہے اور اتنی مالیت کی جائداد سے کونسی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہ السّلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ اگرچہ انبیا کو اللہ تعالیٰ بعد میں بڑا بنا دیتا ہے۔ اور تقریباً سب کو بعد میں بادشاہت دیدی لیکن یہ سب کچھ بعد میں فضلوں کے طور پر ہوا۔ ابتدا میں

تمام سلسلوں کے بانی

غریب ہی ہوئے ہیں۔ امرا اور بادشاہ نہیں ہوئے۔ درمیانی طبقہ کے لوگوں میں سے بھی بعض دفعہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن بادشاہ صرف چند ایک ہی ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت سلیمان یا داؤد علیہ السّلام مگر یہ بھی ایسے نہیں ہیں۔ کہ کسی سلسلہ کے بانی یا خاتم ہوں۔ پھر دنیا کی اسی فیصدی آبادی غریب ہے اللہ تعالےٰ نے اس کی دلجوئی رمضان کے ذریعہ سے کی۔ اور بتایا کہ یہ مت سمجھو فاقہ کش کو خدا تعالےٰ نہیں مل سکتا۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو رمضان کے نتیجہ میں کیوں ملتا۔ کیا

عُمدہ نسخہ

ہے ان اسّی فی صدی لوگوں کے لئے جو یہ سمجھتے ہیں۔ ہماری عمر یونہی گئی۔ انہیں بتایا۔ تم اپنے فاقوں کو اگر خدا تعالےٰ کے لئے کر دو۔ تو اس سے بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہو۔ باقی بیس فی صدی آبادی میں سے بھی کچھ تو ایسے ہی ہوتے ہیں جو ذرا اچھی حیثیت رکھتے ہیں بڑے امرا صرف دو تین فی صدی ہی ہوتے ہیں مگر میں نے ان لوگوں کو بھی امرا میں شامل کر لیا ہے۔ جو گاؤں اور دیہاتوں میں بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی ملا کر امرا کی تعداد بیس فی صدی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو بھی روزہ کا یہی فائدہ بتایا۔ لعلکم تتقون۔ ان کے لئے یہ تقویٰ کے حصول کا کس طرح ذریعہ ہو سکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کے تمام سامان موجود ہیں۔ مگر باوجود ان کے وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے۔ اور خدا کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہیں کھاتا۔ اور جو حلال چیزیں خدا نے اسے دی ہیں۔ انہیں بھی استعمال نہیں کرتا۔ اس کے گھر میں گھی، گوشت۔ چاول وغیرہ کھانے کی تمام ضروریات مہیا ہیں۔ مگر وہ نہیں کھاتا۔ اور خدا کے لئے انہیں ترک کر دیتا ہے۔ اس کے لئے۔

اس میں سبق

ہے۔ کہ جب میں اپنی چیزوں کو بھی خدا کے لئے چھوڑتا ہوں تو خلاف حکم الٰہی ان چیزوں کی جو میری نہیں۔ کیوں خواہش کروں اور یہ کہ میں نے اپنی زندگی

خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق

بسر کرنی ہے۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے ذمہ غربا کی خبرگیری رکھی ہے۔ مگر عام حالت میں انہیں اس کا احساس نہیں ہوتا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ کہ بھوکے انسان کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے روزے کے ذریعہ اللہ تعالےٰ انہیں بھوک پیاس سے واقف کراتا ہے۔ اور انہیں محسوس کراتا ہے۔ کہ فاقہ کرنے والے کس تکلیف میں ہوتے ہیں۔ تا وہ غربا کی خبرگیری کی طرف متوجہ ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں

بہت زیادہ خیرات

کیا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رمضان کے دنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے۔ اس طرح امرا کے لئے بھی روزہ حصول تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس سے دلوں میں غربا کی خبرگیری کا شوق پیدا ہوتا ہے اسی طرح روزے قوم میں

قربانی کی عادت

پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے جہاد کی بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ جبکہ گھروں سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ اور جہاد میں کھانے پینے کی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غربا کو تو ایسی تکالیف کی برداشت کی عادت ہو سکتی ہے۔ مگر امرا کو اس کا عادی ہونیکا موقعہ نہیں مل سکتا۔ پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی بھوک اور پیاس کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جیسے گورنمنٹ نے ایک

ٹریٹوریل فوج

بنا رکھی ہے۔ جسے ہر سال میں ایک ماہ کے لئے بلا کر قواعد پریڈ سکھائی جاتی ہے۔ تا ضرورت کے وقت وہ بآسانی فوجی آدمی بن سکیں۔ اسی طرح رمضان کے روزے بھی مسلمانوں کے لئے ٹیریٹوریل کی مشق کے دن ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے تمام مسلمانوں سے ایک ہی وقت میں

مشقت کی برداشت

کی مشق کرائی جاتی ہے۔ خواہ کوئی شاہنشاہ ہو۔ یا غریب۔ تا جس دن خدا کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو! آؤ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ تو وہ سب اکٹھے اُٹھ کھڑے ہوں۔ روزے میں انسان کو کھانے کی کمی۔ نیند کی کمی۔ اور رشتہ داروں سے تعلقات کی کمی کی عادت کرائی جاتی ہے۔ کیونکہ روزہ میں بیوی سے بھی علیحدہ رہنا پڑتا ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جن سے جہاد میں سابقہ پڑتا ہے پس روزہ کے ذریعہ مسلمانوں کو مشق کرائی جاتی ہے تا جب ضرورت پیش آوے۔ وہ

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی

کر سکیں۔ جس طرح کہ ٹریٹوریل کی مشق ہوتی ہے۔ وہاں تو جو بھرتی ہو۔ اسے ہی مشق کرائی جاتی ہے۔ لیکن یہاں جو بھی مسلمان ہے اُسے یہ مشق ضرور کرنی پڑتی ہے اس کے اندر اور بھی بہت سی خوبیاں اور فوائد ہیں لیکن میں چونکہ زیادہ دیر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اتنا کھڑا ہونے سے ہی مجھے تکلیف ہو گئی ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں ان کے دو سوال اور بھی ہیں۔ جن کے جوابات میں مختصراً دے دیتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ روزے رمضان میں ہی کیوں رکھوائے جاتے ہیں سارے سال پر ان کو کیوں نہ پھیلا دیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب تک تواتر اور تسلسل نہ ہو۔ صحیح مشق نہیں ہو سکتی۔ ہر مہینہ میں اگر ایک دو دن کا روزہ رکھ دیا جاتا۔ تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک وقت کے کھانے میں تو سیر وغیرہ کے باعث بھی دیر ہو جاتی ہے۔ یا بعض اوقات اور مصروفیتوں کے باعث

نہیں کھایا جاسکتا۔ مگر کیا اس سے بھوک پیاس کی برداشت کی عادت ہو جاتی ہے؟ حکومت بھی ٹیریٹوریل والوں سے ایک مہینہ متواتر مشق کراتی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہر مہینہ میں ایک دن ان کی مشق کے لئے رکھ دے۔ تو جو کام کبھی کبھی کیا جائے۔ اس سے مشق نہیں ہو سکتی۔ مشق کے لئے

پیوستہ کام

نہایت ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرمائے۔ اس سوال کے اور بھی کئی جوابات ہیں۔ مگر اس وقت میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک تو یہ فوائد ہیں جو روزے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن

اصل غرض اتقاء

ہے جس کی مختلف بیسیوں صورتیں ہیں۔ ڈاکٹر ذیابیطس کے مریضوں کو چالیس دن متواتر فاقہ کراتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ ہر مہینہ میں چار پانچ فاقہ کرادیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کوئی فائدہ مریض کو نہیں پہونچ سکتا

تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ تراویح کیوں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ تراویح جو ہمارے ملک میں رائج ہیں۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پڑھی جاتی تھیں۔ حضرت عمر رضؓ نے ان کو جاری کیا۔ چونکہ تمام دن روزہ ہونے کے باعث لوگ افطاری کے بعد کوفت دور کرنے کے لئے دیر تک باتیں کرتے رہتے تھے۔ اور پھر تہجد کے لئے نہیں اُٹھ سکتے تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضؓ نے حافظ اور قاری مقرر کردئے۔ جو نماز عشاء کے بعد مسلمانوں کو قرآن سنایا کریں۔ باقی

اصل چیز تہجد

ہے۔ لیکن اس کا رمضان کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں۔ یہ فرض تو نہیں۔ لیکن جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ اسے ضرور ادا کرنی چاہئے اور جو برداشت کرسکے۔ اسے ہر روز ہی تہجد کے لئے اٹھنا چاہئے اور اگر کوئی نہ اُٹھ سکے۔ تو اسے تہجد کے وقت یونہی ذکر الٰہی کرنا چاہئے۔ بہر حال تہجد رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ ہاں

قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا

مسنون ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کا رمضان میں دَور کیا کرتے تھے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آپ کو دَور کرانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس کے اندر حکمت تھی۔ کہ جب انسان خدا تعالےٰ کے لئے کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ

خدا تعالےٰ کی راہ

میں مرنے کو تیار ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے حرام موت مرنے سے روکا ہے۔ اس لئے وہ افطار کرتا ہے۔ اسی لئے روزہ کا بدلہ خدا تعالےٰ ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ موت کے بعد ہی ملتا ہے۔ آگے۔ زندگی کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود زندہ رہنا اور دوسرے اپنے بعد نسل چھوڑ جانا۔ اور روزہ میں انسان پر موت کی یہ دونوں صورتیں وارد ہوتی ہیں۔ یعنی وہ کھانا پینا ترک کرکے اپنی موت پر آمادگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور بیوی سے تعلقات قطع کرکے اس بات پر آمادگی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے اپنی نسل کو بھی برباد کردینے کے لئے تیار ہے۔ اور روزے میں موت کی۔ ان دونوں اقسام کے نمونے وہ پیش کرتا ہے۔ اور اس طرح

خدا کی ملاقات

کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے لقاء کا بہترین ذریعہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا کلام نازل ہو۔ قرآن کریم اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو چکا ہے۔ لیکن جب انسان اس کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اس پر بھی ایک

نیم وحی

کی حالت ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا یہ اس کے لئے ہی نازل ہو رہا ہے۔ پس رمضان شریف میں تلاوت قرآن کریم مسنون ہے۔ باقی تراویح تو حضرت عمر رضؓ نے مقرر کی ہیں۔ آپ نے قاری مقرر کردئے۔ کہ قرآن سنایا کریں۔ تا نماز کی نماز۔ تلاوت کی تلاوت اور عبادت کی عبادت ہو جائے۔ یہ کوئی شرعی چیز نہیں۔ شرعی چیز تہجد ہے۔ مگر وہ بھی ضروری نہیں۔ لیکن ایسا احمق بھی کون ہوگا۔ جو نیند چھوڑ کر اٹھے بھی۔ اسے موقعہ بھی ملے۔ لیکن وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اور یونہی بیٹھا باتیں کرتا یا حقہ پیتا رہے ۔

پس تراویح کی یہ حقیقت ہے۔ کہ چونکہ تلاوت قرآن کریم رمضان سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے حضرت عمر رضؓ نے ایسا انتظام کردیا۔ کہ ایک شخص قرآن کریم سنا دیا کرے۔ تا مسلمانوں میں قرآن سے زیادہ وابستگی پیدا ہو۔ اور روزہ کا جو فائدہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا لقاء حاصل ہو۔ وہ اس طرح حاصل ہو سکے ۔

حضرت مسیح موعودؑ اور دعوٰئ نبوت

۱۵۔ فروری کے پیغام صلح کے پہلے صفحہ پر ہی ایک مضمون "حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا" کے جلی عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں صاحب مضمون نے سلسلہ حقہ احمدیہ کو محض اپنی عادت سے مجبور ہو کر بے نقط سنائی ہیں ۔

اور یہ ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ کہ "حضرت صاحب نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا" لیکن اپنے دعوے کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے آجا کر یہی ایک حوالہ ملا ہے:۔ سمیت نبیا من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علےٰ وجہ الحقیقت" جس کے متعلق میں اپنے مختصر سے رسالہ "نیر صداقت" میں کافی وضاحت کے ساتھ لکھ چکا ہوں۔ کہ حضرت صاحب نے "مجاز" کو "حقیقت" کے الٹ رکھا ہے۔ اور "حقیقی نبی" کی تعریف حضورؑ نے "براہ راست صاحب شریعت نبی" (انجام آتھم صفحہ ۲۷و۲۸) فرمائی ہے۔ تو اس لحاظ سے "مجازی نبوت" سے مراد "بالواسطہ غیر تشریعی نبوت" ہوگی۔ نہ کچھ اور۔ فافہم وتعقل

میں اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات میں سے چند عبارتیں نقل کرتا ہوں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ اہل پیغام کے دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے کس حد تک متعلق ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" (بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲۔ "میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

۳۔ "میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

۴۔ "خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو یہ میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔" (اخبار عام ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء)

۵۔ "پس ہم نبی ہیں ...... بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں۔ تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔" (بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

۶۔ "خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

۷۔ "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

قارئین کرام۔ مندرجہ بالا حوالہ جات میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی شائع شدہ تحریرات سے نقل کئے ہیں۔ کیا ان کو پڑھکر بھی کوئی انصاف پسند اور حق جو انسان یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں" کی موجودگی میں یہ کہتے چلے جانا کہ حضرت صاحب نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا" کمال سینہ زوری ہے ۔

باقی رہا یہ کہ حضرت صاحب نے اپنی نبوت سے انکار کیا ہے۔ سو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعودؑ کی عبارتیں پیش کرتا ہوں :۔

۱۔ "اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے تئیں اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر شریعت کے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

۲۔ "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت۔ کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ سے یہی لکھتا چلا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے ...... اس نے میرا نام

جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین ایسوسی ایشن (شعبہ صحت ذہنی) لاہور کے ایک اجلاس میں جو کرنل بارکر صاحب انسپکٹر جنرل جیل خانجات کی کوٹھی پر منعقد ہؤا۔ سردار بہادر سردار ہری سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر جرائم پیشہ اقوام پنجاب نے جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کے متعلق ایک دلچسپ اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے ان لوگوں کی بگڑی ہوئی ذہنیت پر روشنی ڈالی جنہوں نے دیرینہ رسم و دستور کے زیر اثر ایک ایسا ضابطہ اخلاق تیار کر لیا۔ جو انسانی سوسائٹی کے مسلمہ اصولوں کے منافی ہے۔ یہ لوگ لوٹ مار کو ایک۔ معزز ذریعہ معاش قرار دینے لگے۔ اور ان کی عورتوں کے دلوں میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا۔ کہ جو مرد جتنا زیادہ چور اور ڈاکو ہو۔ وہ اتنا ہی بہادر اور شجاع متصور ہونا چاہیئے۔ تاریخ سے یہ سراغ ملتا ہے۔ کہ جرائم پیشہ اقوام کی ابتدا مجلسی مقاطعہ سے ہوئی۔ جب انہیں سوسائٹی سے علیحدہ کر دیا گیا تو انہیں اپنے جسم و روح کا رشتہ استوار رکھنے کیلئے مجبوراً خلاف آئین و اخلاق حرکات کا ارتکاب کرنا پڑا۔

ان کی لوٹ مار کی عادت در اصل اس جذبہ انتقام کا نتیجہ تھی۔ جو سوسائٹی کے خلاف ان کے دل و دماغ پر ساری وطاری ہو چکا تھا۔ سوسائٹی نے انہیں خارج کر دیا۔ اور انہوں نے لوگوں کا مال و اسباب لوٹ کر ان سے بدلا لینا چاہا۔ بعض ایسی اقوام بھی ہیں۔ جن کی مجرمانہ سرگرمیوں میں کوئی انتقامی جذبہ کارفرما نہیں۔ وہ ارتکاب جرم میں ایک خاص لذت محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کی ذہنیت واقعی ایک معمہ ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سردار صاحب نے ان تدابیر کا ذکر کیا۔ جو اس مجلسی آفت کے انسداد کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۱۹۱۲ء میں ایک باضابطہ نظام کار مرتب کیا گیا۔ جس سے یہ مقصود تھا۔ کہ ان لوگوں کو مجرمانہ سرگرمیوں سے باز رکھنے کے بعد سوسائٹی کے مفید شہری بنا دیا جائے۔ سب سے پہلے ان کی نقل و حرکات پر شدید لیکن ہمدردانہ نگرانی عاید کی گئی۔ یہ بھی ضروری تھا۔ کہ ان کے لئے کوئی نفع آور وسیلہ روزگار تلاش کیا جاتا۔ اس مقصد کو مد نظر رکھ کر جرائم پیشہ اقوام کے افراد کو درج رجسٹر کیا گیا۔ اور ان کی نقل و حرکت کا دائرہ محدود کر دیا گیا۔ سب سے سخت بدمعاشوں کو راہ راست پر لانے کا یہ طریق تھا۔ کہ انہیں کسی "اصلاحی بستی" میں کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور جو اس ضبط و انتظام سے انحراف نہ کریں۔ انہیں صنعتی بستیوں میں منتقل کر دیا جائے۔ اور جو قیود ان پر عائد ہیں۔ انہیں نرم کر دیا جائے پھر اگر وہ اپنی درستی اخلاق کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ تو انہیں رہا کر دیا جائے۔ یا کسی زراعتی بستی میں بھیج دیا جائے۔ ۱۹۱۷ء میں اس تجویز کے دائرہ اثر کو وسیع تر کر دیا گیا۔ اور ۱/۲ ۱ لاکھ مجرموں پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ ان میں ۳۲ ہزار بالغ مرد تھے۔ جرائم کے مختلف درجوں کے اعتبار سے انہیں مختلف جماعتوں میں منقسم کیا گیا۔ یہ تجربہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک نرالا اور جرأت آمیز تجربہ تھا اگرچہ فلاح انسانی کے نقطہ خیال سے یہ قابل تحسین تھا۔ لیکن یہ کہنا قبل از وقت تھا۔ کہ اس کا اثر انسداد جرائم پر کیا ہوگا۔ اس تجربہ کے اولیں مراحل دشوار گذار تھے۔ اور واقعی ان لوگوں کو جنہوں نے پشت ہا پشت سے کسی ایک دن بھی دیانتدارانہ کام نہ کیا ہو۔ نیک کاموں پر لگانا۔ اور پھر ان کی محنت کو اقتصادی طور پر نفع آور بنانا ایک سخت مشکل مسئلہ سے کم نہ تھا۔ جب پہلے پہل ان لوگوں کو بستیوں میں محدود کیا گیا۔ تو وہ بہت بیزار نظر آتے تھے۔ لیکن صبر استقلال محنت اور آئندہ بہتری کی امید سے بہت سے افراد مفید شہری بن گئے۔

بالغوں نے اپنے دیرینہ معیار زندگی کو بھلا دیا۔ اور مفید کاموں میں مصروف رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور جہاں تک نوجوانوں کا تعلق ہے۔ انہیں ایسے سازگار حالات کے ماتحت رکھا گیا۔ کہ وہ محنت کی خوبی سے آشنا ہو گئے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مجرمانہ اقوام کی اصلاح کیلئے تعلیم ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ اس لئے بستیوں میں ان لوگوں کو تعلیم خصوصیت سے دی جاتی ہے۔ مذہب کے نیک اثرات بھی ان کی اصلاح میں رونما ہیں۔ اور یہ لوگ کسی نہ کسی مذہب کے پابند ہیں۔ ان کی اصلاح ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ لیکن گذشتہ کامیابی مستقبل کے لئے امید افزا پیغام کی حامل ہے۔ مجرموں کی اصلاح میں سردار صاحب کو جو تجربہ حاصل ہؤا ہے۔ اس سے یہ نظریہ باطل ہوتا ہے۔ کہ ارتکاب جرم موروثی اثرات کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ حالت ہوتی۔ تو اصلاح مجرمین کی تحریک میں جو کامیابی ہوئی ہے وہ ناپید ہوتی۔ جرم کسی موروثی اثر کا براہ راست نتیجہ نہیں۔ بلکہ ان حالات کا نتیجہ ہے۔ جن میں یہ اثر رونما ہو کر ترقی حاصل کرتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ آبائی اثرات اپنا رنگ دکھائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی درست ہے۔ کہ ان اثرات کو تربیت انضباط اور موافق حالات سے محدود کیا جا سکتا ہے۔ فاضل مقرر نے آخر میں کہا کہ صوبہ ہذا میں مجرمانہ ذہنیت کے بچوں کے لئے ایک دارالشفا قائم ہونا چاہیئے۔ جس میں عام فاتر العقل اور خاص کر مجرمانہ اقوام کے بچوں کی اصلاح کا موثر طور پر انتظام کیا جا سکے۔ تعزیری طریقے اختیار کرنے سے یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ اصلاحی نظام کار مرتب کیا جائے تعزیری طریقوں کا اثر زائل ہو سکتا ہے۔ اور جس مقصد کیلئے وہ ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ وہ بھی فوت ہو جاتا ہے۔

بیرونی انجمن ہائے احمدیہ کی لائبریریوں کیلئے ایک عمدہ موقعہ

احمدیہ انجمنوں کو یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعت کے لئے ایک ایک لائبریری کھولیں۔ جس میں سلسلہ کا لٹریچر وقتاً فوقتاً خرید کر جمع کرتے رہیں۔ ایسی انجمنوں اور دیگر ذی مقدرت احباب کے لئے یہ ایک اچھا موقعہ پیدا ہؤا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب فاروق ماہ رمضان المبارک میں فاروق کے جدید خریداران کو خاص رعایت دینے کا مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہیں۔ جس کو میں تمام انجمنوں اور سکرٹریان تبلیغ کیلئے الفضل میں شائع کر کے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اخبار فاروق بھی ملیگا۔ اور ساتھ مفید کتابیں بھی۔ جیسا کہ اعلان ذیل میں درج ہے۔ مفت بطور انعام حاصل ہونگی۔ جو آپ کی لائبریری میں کام آئیں گی۔

فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

جو دوست ماہ رمضان المبارک میں اخبار فاروق کی خریداری منظور کریں گے۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی اور ششماہی خریداری فاروق کے لئے ایک روپیہ کی کتابیں حسب پسند مفت بطور انعام دی جائینگی۔ درخواست خریداری آنے پر انعامی کتب بابت چندہ فاروق بذریعہ وی۔پی ارسال ہونگی جن کا صرف محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ فاروق اخبار ہر ماہ میں چار بار شائع ہوتا ہے جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ اور ششماہی دو روپے ہے۔ اس اخبار میں جملہ مخالفین سلسلہ خواہ وہ اندرونی مخالفین ہوں یا بیرونی۔ سب کے جواب مدلل اور زبردست دیئے جاتے ہیں۔ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ انعامی کتب یہ ہیں:-

تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس میں ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے تمام نایاب اشتہارات جمع کر دیئے ہیں قیمت صرف ۸ تنقید صحیح مذہب بہائی اور بابی کا لاجواب رد ۸ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ غیر احمدیوں سے وفات مسیح پر تحریری مباحثہ ۸ ہدایات زرین۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے احمدی مبلغین کیلئے جو ہدائت نامہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ جیبی تقطیع پر خوشنما اور عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے ۸ ثناء اللہ امرتسری کے رد میں۔ مرقع ثنائی ۴ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۷ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۲ محمدی بیگم کی پیشگوئی ۳ التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا رد ۳ رد آریہ کیفیت وید ۵ ویدک توحید کا آئینہ ۲ ایک مسلمان کا پیغام ویدوں کے سربستہ راز ۲ تنبیہ زبان دراز یعنی دھرم پال کا کچھا ۱ صاعقہ ذوالجلال ۳ پیغامیوں کا رد۔ النبوۃ فی الاحادیث ۲ النبوۃ فی الالہام ۲ ازہاق الباطل پیغامیوں کے عقاید باطلہ کا رد ۲ تحفہ مستریاں فتنہ مستریاں کی پوری حقیقت ۵ جملہ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں:-

مینجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور

رمضان المبارک میں خاص رعایت کا اعلان

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اس کو بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر البدن جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زندہ اور زندہ کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپکے تقاضا کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تا کہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک اور موتی سرمہ ایک تولہ اکٹھا منگوانے والے کو محصولڈاک معاف ہو گا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا ضرور استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہی ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گودھری بیمثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں جن کو اٹھرا نے نگل کر رکھا تھا آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گودھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں

قیمت فی تولہ ہر۔ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر للعہ۔ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲؍)

سُرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سرخی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے

قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

المشتہر نظام جان عبداللہ جان دواخانہ ... قادیان

رشتہ کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی لڑکی قوم سید عمر ۱۵ سال امور خانہ داری سے واقف کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ صاحب روزگار ہونا چاہیئے اور باشندہ دہلی۔ یو پی۔ یا بہار کا ہو۔

خط و کتابت (ز) معرفت مینیجر الفضل

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک کان زبان۔ ہاتھ پاؤں سب کو انکی رفاقت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلئے کہ انمیں کوئی نقص ہو۔ تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ ان کے بغیر خوبصورتی قائم نہ انسان چل پھر سکے نہ کوئی اور کام ہو سکے۔ مگر کمبخت انمیں ہو گا۔ اگر معمولی سرمے ڈالکر انکو خراب کر لیا جائے۔ جنکا تجربہ کر لو۔ کوئی سرمہ نہ ہر تو۔ آپکے تجربے کیلئے ہم ... اپنا سرمہ اکسیری بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت نمونہ جلد طلب کریں۔ خود فیصلہ کر لیں... قیمت فی تولہ (عہ)

ناصر برادرس محلہ دار الفضل قادیان

ہندوستان کی خبریں

بمبئی یکم مارچ - مرہٹی روزنامہ "نوا کال" کی اشاعت مورخہ ۹ فروری میں "فسادات بمبئی اور بالشویک بل" کے عنوان سے ایک مضمون حوالہ قلم کرنے کی پاداش میں مدیر اخبار کو آج چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے سشن سپرد کر دیا۔

بمبئی ۲۸ فروری - بمبئی کی تعاونی کمیٹی نے ایک مفصل رپورٹ تیار کی ہے جس پر اب یہ کمیٹی نظر ثانی کر رہی ہے اور جو اپریل میں سائمن کمیشن کو پیش کر دی جائیگی۔

پشاور ۲۷ فروری - ملکہ ثریا کا ماموں ادیب آفندی جگدلک کی لڑائی سے بھاگ کر یہاں آیا تھا - کل قندھار چلا گیا ہے اس نے ایک انٹرویو میں کہا - کہ شمالی افغانستان امان اللہ خان کو تخت پر دیکھنے کا خواہشمند ہے چند دن کے اندر آفریدی شنواریوں پر حملہ آور ہونگے۔

لاہور - ۲۸ - فروری مسٹر سانڈرس اور منشی چنن سنگھ کے قتل کی تفتیش کے لئے لوئر مال روڈ کی لال کوٹھی میں ایک سپیشل دفتر کھولا گیا تھا لیکن آجتک کچھ بھی پتہ نہیں لگا - اس لئے سپیشل تحقیقاتی دفتر توڑ دیا گیا ہے - معمولی محکمہ پولیس ہی آہستہ آہستہ یہ کام کرتا رہے گا۔

امرتسر یکم مارچ - "اکالی" اطلاع دیتا ہے کہ چینی انقلاب پسندوں سے ہمدردی رکھنے کے الزام میں چار سکھوں کو سنگاپور سے جلاوطن کر دیا گیا ہے۔

پشاور ۲۸ - فروری - چند روز ہوئے موجودہ حکمران کابل کے دو ایجنٹ برطانی ہوائی جہاز میں پشاور پہونچے تھے - کہا جاتا ہے - کہ یہ لوگ موجودہ حکمران کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے قندھار گئے ہیں - اور وہاں اس مقصد کے لئے اشتہارات تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں +

پشاور ۲۸ - فروری - موجودہ حکمران کابل کے متعلق معلوم ہوا ہے - کہ وہ کسی حملہ آور کا کابل میں مقابلہ نہیں کرے گا - بلکہ اسے آگے بڑھ کر روکے گا - کیونکہ وہ کابل کو محاذ جنگ نہیں بنانا چاہتا +

پشاور یکم مارچ - آج افغانستان سے خبر موصول ہوئی ہے - کہ پاراچنار کا راستہ جو اوائل دسمبر سے بند تھا عنقریب تاجروں کے لئے کھول دیا جائے گا +

دہلی - ۲۰ - فروری - اسمبلی میں رکن خزانہ نے بجٹ پیش کرتے ہوئے پورے دو گھنٹہ تقریر کی - بجٹ کا اندازہ ایک ارب ۴۴ کروڑ اور چھ لاکھ روپے ہے - کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی - کہ عام محصولات کی شرح میں اضافہ نہ کیا جائے اور نہ کوئی جدید محصول عائد کیا جائے - بلکہ غیر ملکی پٹرول پر ۲ ر ۲ - ۴ ر اور ۴ گیلن کے حساب سے بحری محصول زیادہ کر دیا جائے +

کلکتہ ۲۸ فروری - رائل ایکسچینج پلیس میں قمار بازی کرتے ہوئے پولیس نے دو ہزار مارواڑیوں کو گرفتار کیا - ان میں سے اکثر ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں +

لاہور - یکم مارچ - معلوم ہوا ہے - سر محمد شفیع انجمن حمایت اسلام کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں - وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ سر محمد شفیع کو شکایت تھی - کہ انجمن کے دستور العمل میں صدر کا عہدہ محض برائے نام ہے - کسی کام کے متعلق اس سے مشورہ نہیں لیا جاتا +

لاہور ۲۸ فروری - گذشتہ ۳۰ - اکتوبر کو سائمن کمیشن کے خلاف مظاہرہ کے سلسلہ میں خلاف قانون گرفتاری و تلاشی اور ناجائز سوالات کی بنا پر سینئر سب جج لاہور کی عدالت میں آج پنڈت پیارے موہن - دتا تریہ اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار "ٹریبیون" نے دو یورپین سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور اور سردار کرتار سنگھ امیدوار اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے خلاف مبلغ دو ہزار روپیہ معاوضہ کا دعویٰ دائر کیا ہے +

کلکتہ ۲۸ - فروری - گذشتہ سوموار کو برلا جیوٹ مل میں ایک خوفناک آتشزدگی واقعہ ہوئی جس سے ۶ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا

کوئٹہ ۴ - مارچ - قندھار کا برطانی قونصل اور اس کا تمام عملہ کل شام کو چمن پہونچ گیا +

پشاور ۲ مارچ - سردار علی احمد جان سابق امیر جلال آباد نے فری پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں بیان کیا - کہ میرے خیال میں نہ تو برطانیہ عظمیٰ کے لئے ضروری تھا - اور نہ وہ افغانستان کے موجودہ مصائب کے لئے کسی طرح ذمہ وار ہے - نہ اس میں اس کا ہاتھ ہے - میری رائے میں افغانستان کے لئے فائدہ بخش یہی ہے کہ وہ ہمسایہ ہندوستان سے خوشگوار تعلقات قائم رکھے +

پشاور ۲ مارچ - افواہ ہے - کہ جرنیل نادر خان پاراچنار کے راستے کابل جانے والے ہیں +

امرتسر ۲ مارچ - امرتسر اور لاہور کی پولیس نے مشترکہ طور پر ۲۵ - ڈاکوؤں کو معہ ایک رائفل - دو ریوالور اور دو بندوق کے گرفتار کیا - ان کے دو سرغنے ابھی گرفتار نہیں ہوئے +

جدید دہلی ۲ مارچ - مہارانی کوچ بہار کے زیورات کی چوری کے سلسلہ میں پولیس نے جرائم پیشہ قوم کے تین آدمیوں کو گرفتار کیا ہے - ۸۰ ہزار کے زیورات برآمد ہو گئے ہیں +

سکندر آباد ۲۸ - فروری - حال ہی میں گنپتی کے میلہ پر جو فساد ہو گیا تھا - اس کے سلسلہ میں ۱۱ مسلمانوں اور ۱۰ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ دائر تھا - آج مجسٹریٹ حیدر آباد نے اس کا فیصلہ سنایا - اور ۱۱ مسلمانوں اور ۸ - ہندوؤں کو تین ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ تک کی مختلف سزائیں دیں +

پشاور ۲۷ - فروری - گذشتہ شب یہاں عجیب و غریب افواہیں اڑتی رہیں - جہاں دیکھو یہی سنا جاتا تھا - کہ امان اللہ خان نے کابل پر گولہ باری کی - اور شہر کو تباہ کر ڈالا - امیر حبیب اللہ کی جان خطرہ میں ہے - اور امان اللہ خان کے مشہور بلد افغانستان ہونے کا اعلان ہو گیا ہے +

پشاور ۲ مارچ - کل دو ترک خواتین قسطنطنیہ جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئیں - جو شورش افغانستان کے آغاز میں برطانی طیاروں کے ذریعہ سے پشاور لائی گئی تھیں - اور یہیں مقیم تھیں - ان کے ہمراہ دو ترک مرد اور تین بچے بھی تھے +

ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نامہ نگار متعینہ پشاور کو اطلاع ملی ہے - کہ ملائے شور بازار اب تک یہی کوشش کرتا رہا - کہ کسی نہ کسی طرح وہ تخت کابل پر خود متمکن ہو - لیکن اب وہ ۲۷ فروری کی شام کو بعزم پشاور کابل سے روانہ ہو گیا ہے +

نئی دہلی ۲ مارچ - ہفتہ مختتمہ ۱۶ - مارچ کو سرکاری ریلوں کا خالص منافع ۹ - ۲۰ - لاکھ روپیہ تھا - جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی آمد کی بہ نسبت بقدر ۸۰ - لاکھ کم ہے +

نئی دہلی - ۲ مارچ - امریکہ کی سطح آب پر تیرنے والی یونیورسٹی کے ایک سو طلبہ جن میں لڑکیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں - دہلی کی سیر کر رہے ہیں - اس جماعت میں ۱۴ - سال سے لے کر ۷۵ سال کی عمر تک کے مرد و عورت طلبہ ہیں - یہ جماعت گذشتہ نومبر کو امریکہ سے چلی تھی - اور مختلف ممالک کی سیر کرنے کے بعد دہلی پہونچی ہے - آج انہوں نے مختلف تاریخی مقامات کی سیر کی - اور گاندھی جی سے ملے +

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ - فروری - دارالعوام کے پانچ قدامت پسند ارکان نے تحریک کی ہے کہ دفتر جنگ کا نام دفتر فوجی مدافعت اور وزیر جنگ کا نام وزیر فوجی رکھا جائے +

نیو یارک یکم مارچ - آج جبکہ برطانوی جہاز "ٹری ٹونیا" دو صد ٹن سامان اسلحہ و بارود لئے ہوئے کولمبیا کی بندرگاہ پیمان کر ٹھہرا - تو یکایک بارود پھٹ گیا جس سے دو آدمی فوراً راہی عدم ہوئے - اور جہاز پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا - بلڈنگ کو بھی نقصان پہونچا ہے - اور بندرگاہ کی آمد و رفت میں روکاوٹ ہو گئی ہے جہاز کے باقی آدمیوں کو کنارے پر پہونچا دیا گیا ہے +

جینوا - ۲ مارچ - آج اس جماعت کے ارکان بعزم بمبئی ڈاک کے جہاز پر سوار ہوئے - جو قراقرم کی گھاٹیوں میں سے گذر کر کوہ ہمالیہ کی دوسری طرف جائے گی - بمبئی میں وہ اس جماعت کے راہنما ڈیوک آف سپولیٹو سے جا ملیں گے +

رنگون ۲ - مارچ - اینگلو امریکن آئل کمپنی اور روسی کمپنی کے درمیان پٹرول اور مٹی کے تیل کی تجارت کے متعلق ایک معاہدہ ہو گیا ہے - جس کی رو سے برطانی منڈیوں میں روسی تیل فروخت ہو سکے گا - اس معاہدے کی خبر شائع ہوتے ہی پیٹرول کی قیمت اڑھائی آنہ فی گیلن چڑھ گئی +